S_1997_1_252_254

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1997 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر

پنچکا جش

بنام-

تلسی گرامین بینک اور دیگر

7 مئی 1977

کے۔راماسوامی، ایس۔ساگر احمد اور جی۔بی۔پٹنائک، جسٹسز

سروس کا قانون:

علاقائی دیہی بینک ایکٹ، 1976۔

بینک اہلکار-ڈسپلنری انکوائری-سزا-تین انکریمنٹس کو مجموعی اثر کے ساتھ روک دیا گیا-اپیلیٹ اتھارٹی نے ایک انکریمنٹس جاری کیے۔عدالت عالیہ نے حکم کی تشریح ایک انکریمنٹس کو روکنے کے طور پر کی-منعقد، عدالت عالیہ نے اپیلیٹ اتھارٹی کے حکم کی تشریح کرنے میں غلطی کی-الفاظ "ایک انکریمنٹس جاری کیے گئے ہیں" کا مطلب یہ ہوگا کہ اپیلیٹ اتھارٹی مجموعی اثر کے ساتھ دو انکریمنٹس کو روکنے کے جرمانے کی تصدیق کرنے کی طرف مائل ہے اور اس طرح ایک انکریمنٹس کو جرمانے سے خارج کر دیا گیا۔

انکوائری آفیسر-اگرچہ یہ ہمیشہ مطلوب ہوتا ہے کہ مجرم افسر سے اعلی عہدے کے افسر کو تحقیقات کرنے کی ہدایت کی جائے، محض انکوائری کو تفویض کر کے، چاہے انکوائری افسر ایک ہی کیڈر کا ہو یا مجرم سے اعلی درجے کا، اس سے کوئی مادی بے ضابطگی نہیں ہوئی، اور نہ ہی اس کے نتیجے میں مجرم کے ساتھ کوئی نا انصاف ہوا۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1997 کی خصوصی اجازت کی درخواست (سی) نمبر 11349۔

الہ آباد عدالت عالیہ کے C.M.W.P نمبر 12133 آف 1993 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کی طرف سے اروند ورما اور پی۔این۔پوری۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

تاخیر معاف کر دی گئی۔

ہم نے درخواست گزار کے وکلاء کو سنا ہے۔

درخواست گزار پر علاقائی دیہی بینک ایکٹ (21 آف 1976) کی دفعہ 3 کے تحت ڈیوٹی میں غفلت برتنے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ تفتیش کے بعد، تادیبی اتھارٹی نے مجموعی اثر کے ساتھ تین انکریمنٹس کو روکنے کی ہدایت کی۔ اپیل پر، اپیلٹ اتھارٹی نے اس طرح بیان کیا: "لہذا، بورڈ آف ڈائریکٹرز کے فیصلے کے مطابق، ایک انکریمنٹ جاری کی جاتی ہے اور اسے خبردار کیا جاتا ہے کہ مستقبل میں ایسی کوئی حرکت یا بے ضابطگی دہرائی نہیں جائے گی، بصورت دیگر سنگین تادیبی کارروائی کی جائے گی۔" جب درخواست گزار کی طرف سے رٹ پٹیشن دائر کی گئی تو عدالت عالیہ نے رٹ پٹیشن 12133/93 میں 16 دسمبر 1996 کے متنازعہ حکم میں کہا:

"ہم اپیلٹ ڈسپلنری اتھارٹی کی طرف سے منظور کردہ حکم کو کالعدم قرار دینے کے لیے مائل نہیں ہیں جس نے درخواست گزار کی اپیل کو نمٹاتے ہوئے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے تین انکریمنٹس میں سے ایک کو روک دیا ہے اور درخواست کو خبردار کیا ہے کہ مستقبل میں اس کی طرف سے ایسی کوئی حرکت/ بے ضابطگی دہرائی نہیں جائے گی اور اگر اس صورت میں ایسا کیا گیا تو اس کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے گی۔"

درخواست گزار کے فاضل وکیل کی طرف سے یہ دلیل دی گئی ہے کہ عدالت عالیہ نے اپیلٹ اتھارٹی کے حکم کے قابل عمل حصے کو غلط سمجھا ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ لفظ "ون انکریمنٹ ریلیز" کا مطلب یہ ہوگا کہ اپیلٹ اتھارٹی مجموعی اثر کے ساتھ دو انکریمنٹ لگانے کے جرمانے کی تصدیق کرنے کی طرف مائل ہے اور اس طرح جرمانے سے ایک انکریمنٹ جاری کر دی گئی۔ لہذا، عدالت عالیہ کا یہ سمجھنا درست نہیں ہے کہ دو انکریمنٹ جاری کیے گئے ہیں اور ایک کو برقرار رکھا گیا ہے۔ اس کے بجائے، اس کے برعکس ارادہ ہے۔ ان حالات میں، حقیقت پسندانہ موقف کو واضح کرتے ہوئے، ہم یہ نہیں پاتے کہ یہ مداخلت کی ضمانت دینے والا معاملہ ہے۔

ایس ایل پی میں اٹھایا جانے والا واحد قانونی سوال یہ ہے کہ آیا اسٹاف سروس ریگولیشن کے قاعدہ (3)30 کے تحت انکوائری افسر کو مجرم افسر سے اعلی درجے کا ہونا چاہیے، اسٹاف سروس ریگولیشن کے ریگولیشن (3)30 میں اس طرح کہا گیا ہے:

"اس ضابطے کے تحت انکوائری اور حتمی حکم کے استثناء کے ساتھ طریقہ کار، اس صورت میں تفویض کیا جا سکتا ہے جب وہ شخص جس کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے وہ افسر ہے، کسی بھی افسر کو جو اس افسر سے اعلی درجے میں ہے اور ملازم کے معاملے میں، کسی بھی افسر کو۔ تفتیش کے مقصد کے لیے، افسر یا ملازم کسی قانونی پیشہ ور کو شامل نہیں کر سکتا ہے۔

"اس طرح ضابطے کے تحت تفتیش کسی افسر کی صورت میں مجرم افسر سے اعلی عہدے کے شخص کو سونپی جا سکتی ہے۔لیکن اس معاملے میں ہمیں درخواست گزار کے لیے تعصب پر مبنی انصاف کی کوئی خاطر خواہ غلطی نہیں ملتی ہے کیونکہ اگرچہ یہ ہمیشہ مطلوب کہ مجرم افسر سے اعلی عہدے کے افسر کو انکوائری کرنے کی ہدایت کی جائے، لیکن انکوائری ڈسپلنری اتھارٹی کے نمائندے کے طور پر کی جاتی ہے۔لہذا، حتمی فیصلہ تادیبی اتھارٹی کو لینا ہے۔محض اس تفتیش کو تفویض کرنے سے کہ آیا انکوائری افسر ایک ہی کیڈر کا ہے یا درخواست گزار سے اعلی درجے کا ہے، اس سے کوئی مادی بے ضابطگی نہیں ہوئی اور نہ ہی درخواست گزار کے ساتھ کوئی نا انصاف ہوا۔ان حالات میں ہمیں کوئی غیر قانونی جنگی مداخلت نظر نہیں آتی۔

اس کے مطابق خصوصی اجازت کی درخواست کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔

آر۔پی۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.08.03 16:15
I am the author of this document